پروفیسر اختر راہی

علمائے برصغیر کی فارسی تفاسیر و تراجمِ قرآن

اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد کا ایمان و یقین ہے کہ قرآن مجید فلاحِ انسانیت کا پیغام ہے اور انسانیت کا مستقبل اسی کتابِ ہدایت کی پیروی سے وابستہ ہے۔ اس ایمان و یقین کے پیش نظر ہر دور میں مسلمان اہلِ علم قرآن مجید کی نشر و اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تعلیم و تدریس کے لیے جگہ جگہ مکاتب قائم ہوئے، وعظ و ارشاد کی مجلسوں کا اہتمام ہوتا رہا اور اہلِ قلم نے علومِ قرآن پر مختلف زبانوں میں ان گنت کتابیں لکھیں۔ تبلیغ و اشاعت کے اس سلسلے کا ایک پہلو یہ ہے کہ دنیا کی اکثر زبانوں میں قرآنِ مجید کے ترجمے ہوئے اور کلامِ الٰہی کی تشریح و تفہیم کے لیے تفاسیر لکھی گئیں۔

عہدِ نبوت میں عالمِ عرب سے باہر جن سلیم الفطرت افراد نے اسلام قبول کیا، انھوں نے حسبِ موقع اپنی اپنی زبانوں میں اپنے ہم وطنوں کو حق کی تلقین کی اور قرآن مجید کا مفہوم و ترجمہ پیش کیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عہدِ نبوت ہی میں قرآنِ مجید کا ترجمہ اور ترجمانی شروع ہو گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن شاہانِ وقت کو اسلام کی دعوت دی تھی، ان میں شاہِ فارس کسریٰ پرویز بھی شامل تھا۔ گو بدبخت کسریٰ نے حق سے آنکھیں بند کرتے ہوئے نامۂ نبوی چاک کر دیا، مگر ایران کی سرزمین دعوتِ حق سے ناآشنا نہ رہی۔ سلطنتِ ایران اپنے سارے جلال و جبروت اور ساز و سامان کے ساتھ عظمتِ اسلام کے سامنے سرنگوں ہو گئی اور عہدِ فاروقی (۲۱ھ / ۶۴۲ء) میں خطۂ ایران اسلامی خلافت کا جزو بن گیا۔ اس کے ساتھ ہی فارسی زبان کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام شروع ہو گیا۔ تاہم فارسی زبان میں قدیم ترین تفسیر، ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) کی عربی تفسیر کا ترجمہ ہے جو منصور بن نوح سامانی کے عہد (۳۵۰ھ - ۳۶۵ھ) میں سات علما کے ایک بورڈ نے کیا تھا۔

ایران کے ساتھ برصغیر پاک و ہند میں فارسی کا چلن ان اہلِ علم اور فاتحین کے ذریعے ہوا جو درۂ خیبر کے راستے وارد ہوئے۔ کئی ایک مقامی زبانوں کے ساتھ فارسی زبان مسلمانوں کی ثقافتی زبان

بن گئی اور اس میں دوسرے علوم کے ساتھ قرآنِ مجید کے علوم پر بھی لکھا جانے لگا۔ علما نے قرآن کے فارسی ترجمے کیے اور تفاسیر لکھیں۔ زیرِ نظر مضمون میں اُن فارسی تراجم و تفاسیرِ قرآن کا تعارف مقصود ہے جو برصغیر کے اہلِ علم کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔

مختلف کتب خانوں کی فہارس میں ایسے تراجمِ قرآن اور تفاسیر کے اندراجات ملتے ہیں جن کے مؤلفین، سالِ تالیف اور مضامین پر کوئی روشنی نہیں پڑتی اور ان میں سے ہر ایک کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا کہ یہ مستقل بالذات ترجمہ ہے یا کسی معروف ترجمہ و تفسیر کا حصہ ہے، بہت مشکل ہے، اس لیے ایسے ناشناختہ تراجم و تفاسیرِ قرآن شمار نہیں کیے گئے۔ جو تراجم و تفاسیر مطبوعہ ہیں اُن کے خطی نسخوں کی نشان دہی نہیں کی گئی، البتہ غیر مطبوعہ تراجم و تفاسیر کے معلوم نسخوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے جن فہارس سے استفادہ کیا گیا ہے، بار بار ان کے مکمل نام لکھنے کے بجائے حسبِ ذیل اختصارات درج کیے گئے ہیں۔

آصفیہ : فہرست کتب عربی، فارسی و اردو مخزونہ کتب خانہ آصفیہ سرکارِ عالی جلد اوّل [حیدر آباد۔ ۱۳۳۲ھ]

انجمن : مخطوطات انجمن ترقی اردو پاکستان۔ کراچی (عربی، فارسی) [کراچی - ۱۹۶۷ء]

شیرانی : فہرست مخطوطاتِ شیرانی جلد اوّل [لاہور- ۱۹۶۸ء]

لباب : لباب المعارف العلمیہ فی مکتبۃ دار العلوم الاسلامیہ جلد اوّل [آگرہ - ۱۹۱۸ء]

منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد اوّل [تہران - ۱۳۴۸ش]

گنج بخش : فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد جلد اوّل [اسلام آباد - ۱۳۹۸ھ]

ترجمہ نظام نیشاپوری ، آٹھویں صدی ہجری میں حسن بن محمد علقمی المشتہر بہ نظام نیشاپوری ثم دولت آبادی نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ غالباً برصغیر میں قرآن مجید کا پہلا فارسی ترجمہ ہے جو ۷۳۰ھ میں ہوا۔ یہ ترجمہ مترجم کی تفسیر "غرائب القرآن" کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

ترجمۂ قرآن منسوب بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت : یہ ترجمۂ قرآن مخدوم جہانیاں جہاں گشت (م ۷۸۵ھ) کی جانب منسوب ہے۔ ترجمے کے ساتھ کہیں کہیں مجمل تفسیری حواشی بھی ہیں۔ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ البتہ خطی نسخے معلوم ہیں[1] [کتب خانہ احسان الحق مرادآبادی، کراچی]

---

[1] محمد ایوب قادری۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت [کراچی، ایچ۔ ایم سعید کمپنی (۱۹۷۵م)] ص ۲۰۹

مصباح العاشقین: تفسیر سورہ والضحیٰ : بہاء الدین محمود بن ابراہیم، نبیرۂ بندگی مخدوم قاضی حمید الدین ناگوری (م ۶۴۱ھ) کی تالیف ہے ۔ عرفان و تصوف کے نقطۂ نظر سے تشریح و تفسیر لکھی گئی ہے ۔ قاضی حمید الدین ناگوری نے مؤلف کے لیے کتبِ تفسیر و حدیث سے "سورۂ والضحیٰ" پر جو مطالب بیان کیے ہیں، انھیں سلیقے سے مرتب کر دیا گیا ہے ۔ چند بار طبع ہوئی ہے ۔

البحر المواج والسراج الوہاج : ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۴۹ھ) نے یہ تفسیر سلطان ابراہیم شرقی کے عہد (۸۰۴ھ - ۸۴۴ھ) میں لکھی ۔ تفسیر عام فہم نہیں ہے ۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے اُن کے احوال میں لکھا ہے :

"بحرِ مواج تفسیر قرآن مجید کردہ بعبارت فارسی ۔ در وی بیانِ ترکیب و معنی فصل و وصل کردہ است و دریں جا نیز از برای سجع تکلفی کردہ است، قابلِ اختصار و تنقیح و تہذیب است"[۲]

۱۹۲۷ء میں پہلی چار سورتوں کی تفسیر طبع ہوئی ہے ۔ خطی نسخے اکثر مل جاتے ہیں ۔

[شیرانی ص ۱ . لباب جلد ۱ ص ۸ ، منزوی ص ۸ ، کتاب خانہ فاضلیہ گڑھی افغاناں (ضلع راولپنڈی) بحوالہ ماہنامہ "المعارف" (لاہور) بابت اپریل ۱۹۷۷ء، ص ۵۱]

تفسیر نور النبی : خواجہ حسین ناگوری (م ۹۰۱ھ) کی تالیف ہے ۔ موصوف سلطان التارکین مولانا حمید الدین ناگوری کے اخلاف میں سے تھے ۔ "تذکرہ علمائے ہند" کی روایت کے مطابق پورے قرآن کی تفسیر ہے اور ہر پارے کی تفسیر ایک جلد پر محیط ہے[۳] متداول اور مروجہ تفسیروں کے مطالب سادہ اور رواں زبان میں بیان کیے ہیں ۔

تفسیر اکبری : شیخ مبارک ناگوری (م ۱۰۰۱ھ) کے فرزند علامی ابو الفضل (م ۱۰۱۱ھ) نے آیت الکرسی کی تفسیر لکھ کر اکبر کے حضور پیش کی ۔ "تفسیرِ اکبری" تاریخی نام ہے جس سے ۹۸۳ھ برآمد ہوتا ہے ۔ تفسیر میں ان عقاید و نظریات کی کوئی جھلک نہیں جو اکبر کے "دینِ الٰہی" سے مخصوص ہیں کیوں کہ "دینِ الٰہی" کا آغاز اس کے دو سال بعد ۹۸۵ھ میں ہوا تھا ۔

---

۲ عبد الحق محدث دہلوی ــ اخبار الاخیار [دہلی : مطبع مجتبائی (۱۳۳۲ھ)] ۔ ص ۱۷۵

۳ رحمان علی ــ تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ : محمد ایوب قادری) [کراچی : پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (۱۹۶۱ء)] ۔ ص ۵۰

ترجمہ نوح ہالائی سندھی: مولانا نوح ہالائی سندھی (م ۹۹۸ھ) سے قرآن مجید کا فارسی ترجمہ یادگار ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدرآباد - سندھ) کی تصحیح و تحشیہ کے ساتھ پہلا پارہ شائع ہوا ہے۔

تفسیر شیخ یعقوب صرفی؛ مطالب المومنین: شیخ یعقوب صرفی کشمیری (م ۱۰۰۳ھ) وادیٔ کشمیر کے ممتاز عالم تھے۔ ان سے "روائح" اور فارسی مثنویوں کے علاوہ قرآن مجید سورۂ فاتحہ کی تفسیر بھی یادگار ہے[۵۲] یہ تفسیر تصوف کے رنگ میں لکھی گئی ہے۔

تفسیر سورِ مختلفہ: خواجہ محمد باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ) نقشبندی سلسلے کے بزرگ تھے۔ ان سے حسبِ ذیل سورتوں کی تفسیر یادگار ہے۔

(۱) الفاتحہ (۲) والشمس (۳) الاخلاص (۴) العلق (۵) الناس

تفسیر نظامی: شیخ نظام الدین تھانیسری (م ۱۰۲۴ھ) سے سورہ الفاتحہ کی تفسیر یادگار ہے۔ وہ مولانا جلال الدین تھانیسری کے خلیفہ تھے۔ [گنج بخش ۲، ص ۳۱]

تحفۃ المومنین، تفسیر عم یتساءلون (منظوم): تیسویں پارے کی منظوم تفسیر ہے۔ شاعر نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا، البتہ ۱۰۶۸ھ میں ترتیب سے فارغ ہوا۔ قطعۂ تاریخ ہے۔

ہم بسالی کہ گردش انشاء | بود بر الف شصت و ہشت زیاد
دُر تاریخ او خرد سُفت | کہ گل روضہ ابد گفتست

۱۳۲۲ھ میں مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

تفسیر سورہ واقعہ: مؤلف نے اپنا نام (: تخلص) خاکی لکھا ہے۔ سورۂ واقعہ کی صوفیانہ رنگ کی تفسیر ہے۔ کتب خانہ گنج بخش اسلام آباد کا نسخہ ذوالقعدہ ۱۰۴۳ھ کا مکتوبہ ہے۔ [گنج بخش ۲، ص ۲۲]

تفسیر پارہ عم: شیخ شروان حسین معروف بہ شیروان خان قادری مرید شیخ اسمٰعیل چشتی اکبرآبادی کی تالیف ہے۔ ترجمہ اور مختصر تفسیر ہے۔ ۱۰۷۰ھ تا ۱۰۷۷ھ کے درمیان لکھی گئی ہے۔ [گنج بخش ۲، ص ۲۵]

شرح القرآن: مولانا معین الدین (م ۱۰۸۵ھ) فرزند خواجہ خاوند محمود نقشبندی بلند پایہ عالم دین تھے۔ انھیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ ان کی تالیفات

۵۲۔ محمد عبداللہ قریشی — شیخ یعقوب صرفی (مقالہ مشمولہ ماہنامہ ادبی دنیا (لاہور) کشمیر نمبر - بابت مارچ - اپریل ۱۹۶۶ء

یں فتاویٰ نقشبندیہ، کنز السعادت، کتابِ رضوانی اور زبدۃ التفاسیر (عربی) شامل ہیں۔ انھوں نے چھ ماہ میں فارسی زبان میں "شرح القرآن" کے نام سے تفسیر بھی لکھی جو ۱۰۷۲ھ میں مکمل ہوئی۔ اِس سے پہلے ۱۰۶۹ھ میں عربی میں "زبدۃ التفاسیر" لکھ چکے تھے۔ شرح القرآن متداول تفسیروں کا نچوڑ ہے۔ مؤلف نے لکھا ہے: "تفسیر خیر الکثیر کہ مستنبط است از کتب صحیحہ کہ تفسیر معالم التنزیل است و تفسیر زاہدی و جامع البیان و قاضی بیضاوی وغیرہ۔" "شرح القرآن" کے خطی نسخے دستیاب ہیں۔ [گنج بخش ص ۵۰-۵۱، کتب خانہ قاضی زاہد الحسینی (اٹک)۔ بحوالہ ماہنامہ "فکر و نظر" (اسلام آباد) بابت اگست ۱۹۷۶ء، سعیدیہ لائبریری ٹونک بحوالہ ماہنامہ "معارف" (اعظم گڑھ) بابت مارچ ۱۹۶۷ء]

زیب التفاسیر: اورنگ زیب عالم گیر (م ۱۱۱۸ھ) کی صاحب زادی زیب النساء (م ۱۱۱۲ھ) علم پرور، عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔ اسے علم و ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ اس کی ایک تالیف "زیب المنشات" ملتی ہے۔ اگرچہ اس کی طرف منسوب "دیوانِ مخفی" اہلِ تحقیق کی نظر میں مخفی رشتی کا ہے۔

مولانا صفی الدین اردبیلی ثم کشمیری نے امام رازی کی تفسیر کبیر کا فارسی ترجمہ کیا اور زیب النسا کی علم دوستی کے پیشِ نظر اس کے نام منسوب کر دیا۔ یہ تفسیر ایک مقدمہ، چار کتابوں اور خاتمے پر مشتمل ہے۔ ہر کتاب مزید ابواب میں تقسیم کی گئی ہے۔ بوڈلین لائبریری آکسفورڈ میں ۱۰۸۱ھ کا مکتوبہ نسخہ موجود ہے۔ غالباً مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے [۵] [گنج بخش ص ۴۶-۴۷]

تفسیر ابوالمجد محبوب عالم: سید ابوالمجد محبوب عالم (م ۱۱۱۱ھ) احمدآباد کے نامور مشائخ میں سے تھے۔ انھوں نے عربی میں جلالین کے انداز پر تفسیر لکھی تھی۔ ان سے فارسی میں بھی ایک تفسیر یادگار ہے۔

تفسیر شاہیہ: یہ تفسیر سید مقبول عالم (م ۱۱۱۱ھ) بن سید جلال الدین ابو محمد شاہ عالم الشاہی کی تالیف ہے۔ تین جلدوں میں اہلِ بیت کی روایات و احادیث کی روشنی میں تشریح و تفسیر ہے۔

تفسیر امینی: محمد امین الدین صدیقی نے اورنگ زیب عالم گیر (۱۰۴۹ھ - ۱۱۱۸ھ) کی فرمائش پر یہ تفسیر لکھی۔ جلالین کا انداز برتا گیا ہے۔ مؤلف نے دوسری تفسیروں کے علاوہ بطور خاص "تفسیر حسینی"

---

[۵] صباح الدین عبدالرحمٰن — بزمِ تیموریہ [اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۴۸ء)]

(تالیف۔ ملا کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی) سے استفادہ کیا ہے۔ [آصفیہ ص ۴۰۴]

تفسیر سورہ والضحیٰ: روح الارواح: قاضی محمد علی قادری احمد آبادی نے ۱۱۳۰ھ میں سورہ والضحیٰ کی یہ تفسیر لکھی۔ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد۔ دکن) کے نسخے پر مؤلف کی مہر "سلطان الواعظین محمد علی بن قطب الدین محمد۔ ۱۱۳۱ھ" ثبت ہے۔ [آصفیہ ص ۴۰۷]

تفسیر سورہ الاخلاص: روح الارواح: محمد حیات دہلوی نے ۱۱۳۱ھ میں یہ مختصر تفسیر سورہ اخلاص لکھی۔ [انجمن ص]

تفسیر الکلام: حافظ عبد الغفور نامی عالم دین کی کاوش ہے۔ ان کے بارے میں معروف تذکرہ نگاروں نے کچھ نہیں لکھا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ماموں کانجن (فیصل آباد) کے کتب خانے میں ۱۱۳۴ھ کا مکتوبہ نسخہ ہے۵۶

ترجمۂ قرآن: قرآن مجید کے اس ترجمے کے ساتھ تعلیقات و حواشی بھی شامل ہیں۔ کاتب جو غالباً مؤلف بھی ہے، ۳۰ محرم ۱۱۳۵ھ کو کتابت سے فارغ ہوا، تاہم تعلیقات کا اندراج ۱۸ رجب ۱۱۲۶ھ تک جاری رہا۔ ان حواشی میں ناسخ و منسوخ، شان نزول، اوقاف و رسم الخط سے متعلق مباحث ہیں۔ کہیں کہیں وعظ و تذکیر کا رنگ بھی آگیا ہے۔ حواشی میں پچاس سے زائد مستند کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں جن میں سے بعض نایاب ہیں۔ ترجمۂ قرآن کا یہ نسخہ جامعہ پنجاب (لاہور) کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۵۷

فتح الرحمٰن: شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ مفکر تھے۔ انھوں نے تجدید و احیائے اسلام کے لیے قرآن و حدیث کے مطالعہ پر بہت زور دیا ہے۔ ان کا ترجمہ قرآن "فتح الرحمٰن" کئی بار شائع ہو چکا ہے، برصغیر میں مقبول ترین فارسی ترجمۂ قرآن رہا ہے۔ اسی سے اردو تراجم قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔ شاہ عبد القادر (م ۱۲۳۰ھ) نے "موضح قرآن" میں لکھا ہے:

"اس بندۂ عاجز عبد القادر کے خیال میں کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے حضرت، شاہ ولی اللہ، عبد الرحیم کے بیٹے، سب حدیثیں جاننے والے ہندوستان کے رہنے والے نے فارسی زبان میں

---

۵۶ حافظ نذر احمد۔ جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان [لاہور: مسلم اکادمی (۱۹۶۲ء)]

۵۷ مفصل تعارف کے لیے ملاحظہ ہو۔ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" (لاہور) بابت نومبر ۱۹۷۰ء۔ ص ۴۶-۵۲

قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے ہیں، اس طرح عاجز نے ہندی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے[۵۸]

معدن الاسرار : شیخ سعدالدین احمد البرکی الانصاری بن مولانا عبدالغفار بن مولانا عبدالعزیز نے ۱۱۷۳ھ میں تعوذ، فاتحہ، یٰسٓ، اخلاص اور موذتین کا ترجمہ و تفسیر لکھی۔ ان کے انداز تشریح و تفسیر پر صوفیانہ رنگ غالب ہے۔ [گنج بخش بحوالہ فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانہ گنج بخش جلد سوم (محمد حسین تسبیحی)۔ اسلام آباد (۱۹۷۶ء)]

ترجمۂ قرآن : شاہ محمد غوث لاہوری قادری (م ۱۱۷۷ھ) سے فارسی ترجمہ و حواشی قرآن یادگار ہیں۔ پیام شاہ جہان پوری لکھتے ہیں:

"آپ نے قرآن حکیم کا فارسی زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا اور اس پر نہایت مفید اور دلنشین حواشی بھی تحریر فرمائے تھے، مگر افسوس کہ کسی نے ابھی تک اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی۔ آپ کے ترجمہ کردہ قرآن حکیم کا قلمی نسخہ مولوی نور محمد صاحب سروری کے ذاتی کتب خانے میں محفوظ ہے۔"[۵۹]

فتح العزیز: تفسیر عزیزی : شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) کے نامور فرزند شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تیرھویں صدی کے نصف اول میں قرآن مجید کی تفسیر کا آغاز کیا جو سورہ البقرہ کی آیت ۲۸۴ تک اور آخری دو پاروں پر مشتمل ہے۔ اہل علم میں اس امر پہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا یہ تفسیر پورے قرآن کی تھی یا اسی قدر لکھی گئی جو آج کل مطبوعہ شکل میں ملتی ہے۔ ایک رائے تو یہی ہے کہ یہ تفسیر مکمل نہیں ہو سکی۔ شاہ صاحب کے شاگرد مولانا حیدر علی فیض آبادی (م ۱۲۹۹ھ) صاحبِ منتہی الکلام نے نواب سکندر بیگم والیۂ بھوپال کی خواہش پر ۱۲۸۷ھ میں اسے مکمل کیا۔ تاہم حسب ذیل قرائن بھی رد نہیں کیے جا سکتے۔

۱۔ شاہ صاحب نے "فتاویٰ عزیزی" میں تفسیر کے ان حصوں کے حوالے دیے ہیں جو آج دست یاب نہیں ہیں، مثلاً سورہ آل عمران، سورہ قصص، سورہ الحدید، سورہ النسا اور صٰفٰت کا حوالہ ملتا ہے۔

---

۵۸ شاہ عبدالقادر دہلوی۔ موضح قرآن [لاہور۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز (س۔ن)]۔ ص ۲

۵۹ پیام شاہ جہان پوری۔ تذکرہ شاہ محمد غوث [لاہور: ملک دین محمد اینڈ سنز (۱۹۶۵ء)]، ص ۴۴

۲۔ مولانا رفیع الدین مرادآبادی مؤلف "افاداتِ عزیزیہ" نے اسے پورے قرآن کی تفسیر ذکر کیا ہے۔

۳۔ مولانا عبدالحی رائے بریلوی نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب نے بڑھاپے اور بیماری کے زمانے میں تفسیر املا کرائی تھی۔

شاہ صاحب کے شاگردوں میں سے ابونصر امام الدین کے لکھے ہوئے نوٹس "تفسیر عزیزی المعروف بہ وعظِ عزیزی" ملتے ہیں جو سورہ مومنون سے سورہ یٰسں تک ہیں۔

۴۔ تفسیر عزیزی کے مقدمے پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدمۂ تفسیر سورۃ البقرہ کی تکمیل پر لکھا گیا تھا، لیکن مطبوعہ تفسیر کی صورت یہ ہے کہ آیت ۲۸۴ پر پوری گفتگو نہیں کی گئی اور آخری جملے تک نامکمل ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر شاہ صاحب نے متعلقہ رکوع یا کم از کم اس آیت کی تفسیر کیوں نہ پوری کی۔ مقدمۂ تفسیر کی رُو سے یہ ۱۲۰۸ھ میں لکھی گئی ہے اور ان کا انتقال کتیس برس بعد ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔

مذکورہ بالا قرائن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شاہ صاحب نے پورے قرآن کی تفسیر مکمل کرائی اور نظرثانی کے ارادے سے عام نہ کی۔ شاہ صاحب کی رحلت کے بعد شاہ محمد اسحاق (م ۱۲۶۲ھ) اور شاہ محمد یعقوب (م ۱۲۸۲ھ) ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسودے کی حفاظت نہ ہو سکی۔ جس قدر مسودہ دستبردِ زمانہ سے بچ گیا وہی شائع ہو سکا۔[۱۰]

نظم الجواہر : یہ تفسیر مولوی ولی اللہ (م ۱۲۴۹ھ) بن سعید احمد فرخ آبادی کی تالیف ہے۔ "نظم الجواہر" تاریخی نام ہے جس سے سالِ آغاز ۱۲۳۶ھ برآمد ہوتا ہے اور ۱۲۴۲ھ (= اکمالِ نظر) سالِ تکمیل ہے۔ اس تفسیر کو "دیدنی و بدیدہ و دل سپردنی" اور "علومِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا" قرار دیا گیا ہے۔[۱۱]

---

[۱۰] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: معین بن محمود کشمیری اور ان کی تصانیف (مقالہ از قاضی محمد عمران خان) مشمولہ ماہنامہ "معارف" (اعظم گڑھ) بابت مارچ ۱۹۶۷ء۔ ص ۲۲۳۔ ۲۳۴

[۱۱] محمد ایوب قادری ۔ عہدِ بنگش کی سیاسی و علمی تاریخ [کراچی: آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس]

ترجمۂ قرآن شاہ محمد اجمل : شاہ محمد اجمل الہ آبادی (م ۱۲۳۶ھ) سے ترجمۂ قرآن یادگار ہے۔ تقریباً پچاس سال پہلے دائرۂ شاہ اجمل کے سجادہ نشین نے اس ترجمے کے بارے میں لکھا تھا کہ :

" یہ ترجمہ حامل المتن ہے اور حاشیہ پر تفسیری اشارات بھی ہیں۔ ابتدا میں ایک مبسوط محققانہ و فاضلانہ مقدمہ ہے، جس کے آخر میں آپ نے قرآن کریم کے قرأتِ حفص کی روایت جن رواۃ کے ذریعے آپ تک پہنچی ہے، اس کا سلسلۂ روایت درج فرمایا ہے ... الحمد للہ کہ فقیر کے پاس یہ قرآن جو نہایت ہی خوش خط ہے، موجود ہے "[۱۲]

تفسیر سورہ یوسف و سورۃ والضحیٰ : مولانا حافظ دراز خوشابی ثم پشاوری (م ۱۲۶۳ھ) اپنے عہد کے سرآمدِ روزگار عالم تھے۔ ان سے سورۃ یوسف اور سورۃ والضحیٰ کی تفسیر یادگار ہے۔

تقریب الافہام فی تفسیر آیات الاحکام : آیاتِ احکام کی تفسیر کئی اہلِ علم نے لکھی ہے۔ سید محمد قلی بن محمد کنتوری (م ۱۲۶۰ھ) نے فارسی میں شیعہ نقطۂ نظر سے " تقریب الافہام " تالیف کی ہے۔

کشف الغطا فی تفسیر سورۃ ہل اتی — اور سرِ اکبر فی تفسیر سورۃ الفجر : سید رجب علی (م ۸۶ ...) شیعہ عالم تھے۔ انھوں نے سورہ ہل اتیٰ (سورۂ دہر) کی تفسیر ۱۲۶۶ھ اور سورۃ الفجر کی تفسیر ۱۲۶۷ھ میں لکھی۔ دونوں مطبع کوہ نور لاہور سے شائع ہوئیں۔

تفسیر بسم اللہ : بحر العلوم عبد العلی محمد فرنگی محلی (م ۱۲۳۵ھ) کے پوتے مولوی عبد الحکیم فرنگی محلی (م ۱۲۸۷ھ) کی تالیف ہے۔ طبع نہیں ہو سکی۔

تفسیر ستار اللہ : خواجہ ستار اللہ خراباتی (م ۱۲۹۷ھ) جلال پور (گجرات) کے کثیر التصانیف عالم اور شاعر تھے۔ اُن سے قرآنِ مجید کی تفسیر یادگار ہے۔ اس کی دوسری جلد کا خطی نسخہ ان کے ذخیرۂ کتب میں موجود ہے۔ [فہرست نسخہ ہای خطی خواجہ ستار اللہ خراباتی ص ۳۱-۳۲]

تفسیر حضرت شاہی ؛ معاملات الاسرار فی مکاشفات الاخیار : حکیم سید محمد حسن امروہوی (م ...) مولانا فضلِ حق خیر آبادی کے شاگرد تھے۔ عرصے تک گورنمنٹ کالج اجمیر میں عربی و فارسی کے استاد رہے۔ ان سے چند دوسری کتابوں کے ساتھ یہ تفسیر بھی یادگار ہے۔ ۱۲۹۵ھ میں مطبع میر حسن دہلی سے شائع ہوا ... میں " غایت البرہان فی تاویل الفرقان " کے نام سے اس کا ترجمہ ہوا ہے۔

---

[۱۲] حافظ شاہ سید احمد۔ حضرت مولانا شاہ محمد اجمل قدس سرہٗ (مقالہ) مشمولہ ماہنامہ " معارف " (اعظم گڑھ)

تفسیر سورۂ یوسف : مولانا قطب الدین اور مولانا غلام علی لکھنوی کی تالیف ہے۔ امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کی تالیفات سے بطورِ خاص استفادہ کیا گیا ہے۔ ۱۲۸۹ھ میں لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

تفسیر غریب : مولانا نجف علی جھجوری (م ۱۲۹۹ھ) نواب محمد علی خان والیٔ ٹونک کے ہاں ملازم تھے۔ اپنے معاصر علما میں بلند مقام کے حامل تھے۔ اُن سے یہ تفسیر یادگار ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔

تنجیل التنزیل : مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور (م ۱۳۲۰ھ) بن سید محمد علی بن سید فاروق علی سے تردیدِ مسیحیت میں چند کتابیں یادگار ہیں۔ سر سید احمد خان کے معاصر اور ان کے متجددانہ خیالات کے ناقد تھے۔ اس تفسیر میں بھی مسیحیت اور سر سید احمد خان کے افکار کی تردید موجود ہے۔ دیباچے میں رقم طراز ہیں: "مضامین این تفسیر را ہیچ تفسیر قدیم و جدید استنباط نشدہ و روایاتِ وضعی و قیاسی را دخلی نبودہ است۔"

تفسیر حکیم محمد شریف : حکیم محمد شریف خان دربارِ مغلیہ سے وابستہ تھے۔ ان سے چند دوسری کتابوں کے ساتھ ترجمۂ قرآن اور تفسیر بھی یادگار ہے[۱۳]

ترجمہ و تفسیر شیخ الہند : شیخ الہند مولانا محمود حسن (م ۱۳۳۹ھ) کا ترجمۂ قرآن اور اس پر مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۹ھ) کے فوائد بارہا شائع ہو چکے ہیں۔ افغانستان سے اس کا فارسی ترجمہ پہلی بار ۱۳۲۳ھ اور دوسری بار ۱۳۴۵ھ میں شائع ہوا ہے۔

انوارِ یوسفیہ (تفسیر سورۂ یوسف) : سید مفتی میر محمد عباس موسوی تستری لکھنوی (م ۱۳۰۶ھ) کی تالیف ہے۔ اُن سے اس کے علاوہ سورہ رحمان، سورہ ق اور آیت ۱۷ (سورہ و الیل) کی تفسیر و تشریح بھی یادگار ہے۔

لوامع التنزیل و سواطع التاویل : مولانا سید ابو القاسم لاہوری (م ۱۳۲۴ھ) پنجاب کے بلند پایہ عالم تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کی تیس جلدوں میں ایک مبسوط تفسیر لکھنا شروع کی۔ ابھی بارھویں جلد کی آیت یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ (یوسف: ۸۷) کی تفسیر لکھ رہے تھے کہ پیغامِ اجل آ گیا۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے صاحبِ علم صاحب زادے مولانا سید علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ) نے مزید پندرہ جلدیں لکھیں۔ مؤلف کے مسودے میں سے چند پارے کتب خانہ آیت اللہ العظمیٰ نجفی مرعشی۔ قم (ایران) میں محفوظ ہیں[۱۴]

۱۳؎ کوثر چاند پوری — اطبائے عہدِ مغلیہ [کراچی: ہمدرد اکیڈمی (۱۹۶۰ء)] - ص ۱۰۹

۱۴؎ سید احمد حسینی — فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانۂ عمومی حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ نجفی مرعشی۔ قم (ایران) جلد ہفتم [قم - چاپ خیام (۱۳۵۸ھ ش)] - ص ۲۹۵ - ۳۰۱